# Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

# جادوگرنی

---تحریر: محمد قاسم - ہری پور -

ہاں سنو اور نہایت عمل سے جب نازی کھوگئی تو وہ ایک جادوگر کے ہاتھ لگ گئی تھی مرنے سے قبل اس جادوگر نے اپنی تمام شکتیاں نازی کو دے دی اس کا نیا نام سونالی تجویز کیا گیا سونالی بھی اپنی ماضی جاننے میں کوشا ل ہیئے محسوس ہوئے ایسا کیسے ہوسکتا ہے اسے اپنی قوت اس کے لیے وہ بہت سے انسانوں کو قربان کرر ہی ہے اس کا آخری ہدف تم ہو کیونکہ تم چاند کی چودھویں کو پیدا ہوئے ہو میں نے تین سالوں میں معلومات حاصل کیں کیا کیا الفاظ تھے یا ایٹم بم اس کو زمین و آسمان ہلتے ہوسماعت پر یقین نہ آرہا تھا اس کی زندگی کا مقصد باطل کے پرستاروں کو ختم کرنا تھا اور اب وہ کیا کرے گا کیونکہ اس کی بہن ہی باطل کی پرستار تھی کیا وہ اس کو ختم کر پائے گا اگر نہیں کرے گا تو اس زمین میں اس سے بزدل ہاں سنو اور نہایت عمل سے جب نازی کھوگئی تو وہ ایک جادوگر کے ہاتھ لگ گئی تھی مرنے سے قبل اس جادوگر نے اپنی تمام شکتیاں نازی کو دے دی اس کا نیا نام سونالی تجویز کیا گیا سونالی بھی اپنی ماضی جاننے میں کوشاں ہے محسوس ہوئے ایسا کیسے ہوسکتا ہے اسے اپنی قوت اس کے لیے وہ بہت سے انسانوں کو قربان کرر ہی ہے اس کا آخری ہدف تم ہو کیونکہ تم چاند کی چودھویں کو پیدا ہوئے ہو میں نے تین سالوں میں معلومات حاصل کیں کیا کیا الفاظ تھے یا ایٹم بم اس کو زمین و آسمان ہلتے ہوسماعت پر یقین نہ آرہا تھا اس کی زندگی کا مقصد باطل کے پرستاروں کو ختم کرنا تھا اور اب وہ کیا کرے گا کیونکہ اس کی بہن ہی باطل کی پرستار تھی کیا وہ اس کو ختم کر پائے گا اگر نہیں کرے گا تو اس زمین میں اس سے بزدل اور ظالم آدمی کوئی بھی نہ ہوگا۔ اس ماضی یاد آنے لگا جب اس نے خود سے اور استاد محترم سے ایک وعدہ کیا تھا۔ میں حق کا پرستار ہوں اور ہر حال میں شیطانوں کو شکست دوں گا چاہے وہ میرے اپنے ہی کیوں نہ ہوں۔ اب باطل کا خاتمہ اس کی زندگی کا مقصد بن چکا تھا۔ وہ کالے پہاڑوں کے پاس پہنچ چکا تھا اس کو غار دیکھا دی گئی تھی۔ وہ اندر داخل ہوا تو اندر نایاب یا سونالی بیٹھی ہوئی تھی غار میں ایک طرف انسانی ہڈیوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا تاہم۔ سونالی کا چہرہ ویسا ہی تھا ایک طرف کالی کا بت نصب تھا وقار تم یہاں۔ سونالی بولی۔ ہاں میں تمہیں حیرت کیوں ہورہی ہے تم اپنا ماضی جاننا چاہتی ہو۔ ہاں لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ اس لیے کہ میں جان گیا ہوں اور وقار نے اسے سب کچھ بتادیا۔ کیا تم میرے بھائی ہو وہ اس کے قریب ہوئی۔ پیچھے ہٹ جاؤ تم میری بہن نہیں ہو کیونکہ تم نے لاتعداد معصوم انسانوں کا خون پیا ہے اور میں تم کو مارنے کے لیے آیا ہوں یہاں۔ ٹھیک ہے تم یہ ہی چاہتے ہو کہ میں مرجاؤں تو مرجاؤنگی۔ اور سونالی نے چھری اٹھا کر اپنی نبض کاٹ لی اور نیچے گر گئی وہ مسکراتے ہوئے بولی اور پھر اس کی روح نے اس کے جسم کو چھوڑ دیا اور وقار بے ساختہ رونے لگا۔ ۔ایک سنسنی خیز اور ڈراؤنی کہانی۔

وقار وقار۔۔وقار۔وقار کی والدہ مسز عظمت مسلسل اس کو پکار رہی تھی جبکہ وقار حسب معمول لمبی تان کر سویا ہوا تھا اس کی والدہ اس پر بہت حیران ہوئی تھیں کہ کیسے پانچ وقت کی نماز پڑھنے والا اتنی لمبی تان کر سوجاتا ہے فجر کی نماز پڑھ کر۔ بیٹا اٹھ جاؤ گیارہ بج گئے ہیں۔

کیوں تنگ کر رہی ہیں ماما۔ وقار حسب معمو
ل ناگواری سے بولا۔ سونے دیں نہ مجھے مسز
عظمت نے آگے بڑھ کر اس سے کمبل چھین لیا
اور ایک بار پھر اس کو اٹھانے میں کوشاں ہو گئیں
اور وقار حسب معمول آنکھیں مسلتا ہوا واش روم
کی طرف بڑھ گیا۔

---

عظمت بیگ اور مسز عظمت کی لو میرج ہوئی
تھی ان کی دو اولادیں تھیں تاہم عظمت صاحب
پہلے سے شادی شدہ بھی تھے انکی بیوی وفات
پا چکی تھیں اس لیے انہوں نے مسز عظمت سے
دوسری شادی کر لی ان کے بڑے بیٹے کا نام وقار
اور بیٹی کا نام نادیہ تھا جسے پیار سے سب ہی نازی
کہتے تھے۔ ان کی زندگی مکمل تھی وہ سب ہی
خوشگوار اور مثالی زندگی گزار رہے تھے عظمت
صاحب کا بزنس کئی ممالک میں پھیلا ہوا تھا جسے
صرف عظمت صاحب ہی سنبھال رہے تھے مال
و جائیداد عظمت صاحب کو ورثے میں ملی تھی شادی
سے پہلے مسز عظمت ایک برہمن ہندو تھی لیکن
بعد میں اسلام کا مطالعہ کرنے کے بعد وہ مسلمان
ہو گئی ان کے والد بچپن میں ہی مر گئے تھے وہ اپنے
دو بھانجوں کے ساتھ تھیں پھر ان کی ملاقات
عظمت صاحب سے ہوئی اور وہ اسلام قبول کر
کے ان کے نکاح میں آ گئی جس پر ان کے دونو
ں بھانجوں نے انکی شدید مخالفت کی تھی۔

---

وہ ۲۳ جون کا ایک گرم دن تھا جب عظمت
بیگ صاحب ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں اپنے خالق
حقیقی سے جا ملے مسز عظمت کے لیے یہ بہت بڑا
صدمہ تھا پھر بھی انہوں نے حوصلہ نہ ہارا اور عظمت
صاحب کے بزنس کو سنبھال کر اپنے بچوں کی
تربیت میں مشغول ہو گئیں لیکن قدرت کو کچھ اور
ہی منظور تھا اس وقت نازی تین برس کی اور وقار
پانچ برس کا تھا عید الفطر آنے میں ایک دن باقی تھا
یہ پہلی عید تھی جو مسز عظمت بیوہ ہونے کے بعد
گزارنے والی تھیں وہ سب ہی شاپنگ کے لیے
گئے نازی پانی پینے کے لیے مارکیٹ سے باہر آئی
اور راستہ بھول کر اپنی فیملی سے بچھڑ گئی مسز عظمت
اور وقار نے ملکر اس کو بہت تلاش کیا مگر وہ نہ مل
سکی۔

---

آبادی سے دور وہ ایک سرسبز پہاڑ تھا جس
میں ایک غار بنی ہوئی تھی غار میں سے اس وقت
روشن آ رہی تھی یہ روشنی اس آگ کی تھی جو اس
وقت غار میں سونالی نے لگا رکھی تھی اور ایک انسان
کو ایک منتر یاد کروا رہی تھی۔
اجیت تو کالا جادو سیکھ کر کیا کرے گا۔ سونالی
نے پوچھا۔
مجھ سے زیادہ کالے جادو کی ماہر تو ہے تو کیا
کرے گی۔ اجیت نے جواب دینے کے بجائے
اس سے سوال داغا۔
میں تو شیطان آقا کی داسی ہوں میری زندگی
کا ایک ہی مقصد ہے اپنا ماضی جاننا میں یہ جاننا
چاہتی ہوں کہ میری ماں کون ہے کیا ہے باپ کا
کیا نام ہے پرنتو اگر شیطان آقا نے مجھے یہ بات
فراموش کرنے کی آ گیا دی تو میں ان کی اس آ گیا
کا پالن کروں کیونکہ میں نے جب سے ہوش سنبھا
لا ہے خود کو شیطان کی داسی ہی پایا ہے میں شیطان
دیوتا کی داسی ہوں اور میں اس کی سیوا کرتی رہوں
گی۔
ہاں تیری وفاداری دیکھ کر ہی شیطان دیوتا
تمہیں نئی نئی شکتیاں دیتا ہے کل ہی اس نے
تمہیں ہوا میں اڑنے کی شکتی سے نواز دیا ہے۔
ہاں اجیت یہ تو میرے آقا کی کرپا ہے وہ مجھ

پر بہت وشواس کرتے ہیں۔
لگتا ہے تم کو امر ہونے کا طریقہ بھی ایک روز بتادیں گے۔
ہاں اجیت اگر میں امر ہوگئی تو دنیا میں ہر طرف میرے شیطان آقا کا ہی چرچا ہوگا اور میں اس دنیا میں حکومت کروں گی۔
اور اس طرح تو اپنا ماضی بھی جان پائے گی۔اس نے سوال کیا۔
ہاں اجیت میں اپنا ماضی بھی جان لوں گی خیر چھوڑو تم جاؤ اب کافی رات ہوگئی ہے سونالی نے کہا اور اجیت نکل پڑا۔

---

ڈیفنس میں دو محل نما کوٹھیاں بالکل آمنے سامنے تھیں ایک عظمت بیگ صاحب کی اور دوسری رام گوپال کی۔رام گوپال نیا نیا پاکستان آباد ہوا تھا اسکی پتنی کا دو برس پہلے دیہانت ہوگیا اس کی چار اولادیں تھیں ایک بہن تھی جس کی اب تک شادی نہ ہوسکی تھی کیونکہ وہ ایک ذہنی مریضہ تھی اور اس کو پاگل خانے میں ایڈمٹ کروایا تھا۔رام گوپال کے سب سے بڑے بیٹے کا نام ارجن گوپال تھا جو کہ ایک کامیاب ہارٹ سرجن تھا اس کے علاوہ اسکا اپنا ذاتی ہسپتال تھا اس کی پتنی کا نام رادھا تھا رام گوپال کا چھوٹا بیٹا راج گوپال کالج میں بی ایس سی کررہا تھا۔ دونوں بھائیوں سے چھوٹی پریتی گوپال تھی جو کہ سیکنڈ ائیر میں پڑھتی تھی سب سے چھوٹا پردیپ تھا جو کہ بہت ہی شرارتی تھا عظمت بیگ کا ایک ہی بیٹا تھا کامران دونوں خاندانوں میں مذاہب کا فرق ہونے کے باوجود گہری دوستی تھی کامران اور راج بیسٹ فرینڈ تھے

---

آج صبح سے ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی موسم بہت خوشگوار تھا جب کامران نے راج کے گھر کی دوڑ بیل بجائی تو پریتی نے دروازہ کھولا تھا۔ کچھ لمحات ایک دوسرے کو دیکھتے دیکھتے گزر گئے۔
آپ کا تعارف پریتی نے بولنے میں ابتدا کی۔
جی میرا نام کامران ہے اور میں ساتھ والے بنگلے میں رہتا ہوں کامران نے بتایا تھا۔
اچھا جی تو میں کیا کروں۔ پریتی کو ایک دم غصہ آ گیا۔
دراصل میں۔۔۔کامران بول نہ سکا۔
کیوں۔آپ کیوں تشریف لائے ہیں بتانا پسند کریں گے۔پریتی نے سوال کیا۔
میں راج سے ملنے آیا ہوں۔کامران بولا۔
وہ کیوں۔پریتی نے غصے سے پوچھا۔
اس لیے کہ۔۔کامران نے اتنا ہی کہا تھا کہ راج ٹپک پڑا۔اوئے کامران کیا ہوا کیا کررہا ہے تو ادھر۔۔راج نے پوچھا۔
میں تم سے ملنے آیا تھا۔کامران بولا۔
تو باہر کیوں کھڑا ہے اندر آجا۔راج نے کہا اور اسے اندر لے آیا۔پریتی حیرت سے دونوں کو دیکھتی رہ گئی۔

---

غار میں سے اونچا اونچا اشلوک پڑھنے کی آوازیں آرہی تھیں کالی کا دیوقامت بت کے سامنے دو معصوم بچوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں جن کا خون کچھ دیر پہلے سونالی پی چکی تھی اور اب اشلوک پڑھنے میں مصروف تھی۔اچانک غار میں گھپ اندھیرا چھا گیا۔بجلیاں چمکنے لگیں اور ساتھ ہی کالی کے بت کی آنکھوں میں ایک چمک آگئی اور سونالی کا چہرہ چمک اٹھا کہ اس کی محنت رنگ لائی ہے۔بت کے منہ سے آئی۔
اے داسی ہم تیری سیوا سے بہت خوش ہیں مانگ ہم سے کیا مانگتی ہے۔اے اس دنیا کے دیوتا سونالی کفر بکتے ہوئے بولی۔سمندر کائنات